۱۱/۱/۱۹
۲۱/۱ھ

میں نے آپ کے فتوہ میں پڑھا تھا کہ حکومت کا عوام پر غیر ضروری ٹیکس لگانا حرام ہے اور عوام کا ان ٹیکس سے بچنے کیلیے حیل بہانہ کرنا درست ہے اگر کوئی ماہر ٹیکسیشن انکوظلم کرار دے تو۔آج کل اس ظالمانہ ٹیکس سے بچنا ناممکن ہے۔

میرا سوال یہ ہے کہ کیا ہم پرائزبونڈ کے انعام سے ملنے والی رقم سے ٹیکس ادا کر سکتے ہیں؟ کیونکہ پرائزبونڈ حرام ہیں تو کیا ہم اگر خود پرائزبونڈ کی انعامی رقم استعمال نہ کریں بلکہ حکومت سے ہی لے کرحکومت کو ہی ٹیکس کی مد میں ادا کر دیں تو کیا ایسا کر سکتے ہیں؟

جواب منسلک ہے

دار الافتاء
فتوی نمبر ۲۰۶۳/۸۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجَوَابُ حَامِدًاوَمُصَلِّیًا

مسئولہ صورت میں ناحق اضافی رقم اور ناجائز ٹیکس ادا کرنے کیلئے یہ طریقہ اختیار کرنا کہ پہلے پرائز بانڈ کی انعامی رقم وصول کی جائے اور پھر اُسکے ذریعے سے ٹیکس ادا کیا جائے جائز نہیں ہے، کیونکہ انعامی بانڈز پر انعام کے نام سے ملنے والی رقم سود ہے اور سود لینا جائز نہیں ہے البتہ اگر پہلے اپنی طرف سے ٹیکس حکومت کو ادا کر دیا جائے، پھر بوقتِ ضرورت اپنے جائز حق کو وصول کرنے کی نیت سے حکومت کی طرف سے جاری شدہ پرائز بانڈ کی انعامی رقم سے اس دی ہوئی ناجائز ٹیکس کے بقدر رقم وصول کی جائے تو اسکی گنجائش معلوم ہوتی ہے، تاہم احتیاطًا اِس سے بھی بچنا بہتر ہے۔ (مأخذہٗ التبویب ۹۶/۱۲۸)

لما فی کنز العمال في سنن الأقوال والأفعال (۶/ ۲۳۸):

"كل قرض جر منفعة فهو ربا"

وفی مشكاة المصابيح (۲/ ۱۳۴):

عن جابر رضي الله عنه قال : لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم آكل الربا وموكله وكاتبه وشاهديه وقال:" هم سواء ".رواه مسلم

لمافی حاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (۴ / ۹۵)

فإذا ظفر بمال مديونه له الأخذ ديانة بل له الأخذ من خلاف الجنس على ما نذكره قريبا.........قال: ونقل جد والدي لأمه الجمال الأشـــقر في شـــرحه للقدوري أن عدم جواز الأخذ من خلاف الجنس كان في زمانهم لمطاوعتهم في الحقوق. **والفتوى اليوم على جواز الأخذ عند القدرة من أي مال كان لا سيما في ديارنا لمداومتهم للعقوق.**

وفی حاشية ابن عابدين (رد المحتار) – (۵ / ۳۸۰)

وقد قالوا: إن رب الدين إذا ظفر بجنس حقه له أن يأخذه، **وإن لم يعلم به المديون** الخ..................

واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم بالصواب

الجواب صحیح	
احقر محمود اشرف عفا اللہ عنہ	**سید ثناء اللہ آغا**
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی	دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی
۱۹/رجب المرجب/۱۴۴۰ھ	۱۹/رجب المرجب/۱۴۴۰ھ
27/مارچ/2019	27/مارچ/2019

دارالافتاء — فتویٰ نمبر ۸۲/۲۰۶۳ — ۲۰/۷/۱۴۴۰ — ۲۰/۳/۲۰۱۹

الجواب صحیح

۲۰/۷/۱۴۴۰ھ

الجواب صحیح

بندہ محمود الحسن عفی عنہ

۲۰/۷/۱۴۴۰ھ

مفتی